استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

حاجی جمعہ خان کے دو بھتیجے جلو کے گھر ان کی بیٹی سے حاجی جمعہ خان کے بیٹے سے نکاح کرنے کا پیغام دیا اور پھر حاجی جمعہ خان کے دونوں بھتیجے بمع چند رشتہ داروں کے جلو کے گھر چلے گئے اور جلو سے کہا کہ جمعہ خان کا بیٹا حافظ، مولوی اور صحت مند نوجوان ہے۔ چنانچہ جلو اپنی بیٹی کا نکاح حاجی جمعہ خان کے بیٹے کے ساتھ کرنے پر راضی ہو گیا اور مہر کے بارے میں بھی بات ہو گئی۔ اور لڑکی کے والد نے یہ بھی کہا کہ دو یا تین دن کے بعد میں خود آکر آپ کے ہاں نکاح کی ترتیب بنادوں گا جب تین دن کے بعد جلو جمعہ خان کے گھر چلے گئے تو معلوم ہوا کہ جمعہ خان کا بیٹا نہ حافظ ہے نہ مولوی اور نہ وہ صحت مند نوجوان تھے بلکہ وہ معذور اور پولیو کا شکار تھا، حقیقت میں ایک قسم کا دھوکہ اور فریب تھا جو انہوں نے مجھ سے کیا تھا۔

اور جس دن نکاح کی بات ہوئی تھی جلو کے گھرانے کی طرف سے مہر کی تقرری کے علاوہ ایک مخصوص رومال بھی بطور علامت دیدیا تھا، جو کہ اکثر علاقوں میں لڑکی کو کسی کے نام کرنے پر دیدیتے ہیں اور یہ مخصوص رومال اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اب یہ لڑکی فلاں لڑکے کے نام ہو گئی۔ مذکورہ مجلس میں ایجاب و قبول نہیں ہوئی ہے اور لڑکے کا والد بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ ایجاب و قبول نہیں ہوئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا تفصیل کے پیشِ نظر نکاح شرعاً منعقد ہوئی ہے یا نہیں؟

بینوا بالدلائل توجروا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باسم ملہم الصدق والصواب

صورت مسؤلہ میں حاجی جمعہ خان کے بیٹے کا نکاح جلو کی بیٹی سے شرعاً منعقد نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے کہ مہر پر بات کرنا، علامت کے طور پر ایک مخصوص رومال دینا، دعا کرنا وغیرہ صرف وعدہ نکاح ہے اور وعدہ نکاح سے شرعاً نکاح منعقد نہیں ہوتی ہے۔ لہذا جس طرح جلو کی بیٹی حاجی جمعہ خان کے بیٹے کے حق میں پہلے اجنبیہ تھی اسی طرح سوال میں ذکر کردہ افعال کے کرنے کے بعد بھی اجنبیہ ہی رہے گی، اور ہر قسم روابط و تعلقات رکھنا ناجائز ہوں گے۔ کیونکہ نکاح کے منعقد ہونے کے لئے ایجاب و قبول ضروری ہے جب کہ صورت مسؤلہ میں ایجاب و قبول نہیں ہوئی ہے۔ باوجود اس کے کہ نکاح منعقد نہیں ہوئی ہے

کسی مسلمان کی شان کے ساتھ یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کے ساتھ کیا ہوا وعدہ توڑ دے کیوں کہ وعدہ کو پورا کرنے کی شریعت میں بہت تاکید آئی ہے اور بلاضرورتِ شدیدہ وعدہ کو توڑنا گناہ ہے۔

وفی ردالمحتار علی الدرالمختار 82/4 کتاب النکاح ، باب کثیراما یتساہل فی اطلاق المستحب علی السنۃ

او ھل اعطیتنیھا ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد،

وفی البحرالرائق 144/3 کتاب النکاح

وینعقد بالایجاب والقبول حتی یتم حقیقۃ فی الوجود ---------علی وجہ یسمی باعتبارہ عقدا ویستعقب الاحکام

وفی الفقہ الاسلامی وادلتہ 6508/9-6509،الباب الاول ، مقدمات الزواج ، ثانی عشر ، تحریم الخلوۃ بالمخطوبۃ

بينا أن الخطبة ليست زواجاً، وإنما هي مجرد وعد بالزواج، فلا يترتب عليها شيء من أحكام الزواج، ولا الخلوة بالمرأة أو معاشرتها بانفراد؛ لأنها ما تزال أجنبية عن الخاطب،--------بما أن الخطبة ليست زواجاً، وإنما هي وعد بالزواج، فيجوز في رأي أكثر الفقهاء للخاطب أو المخطوبة العدول عن الخطبة (1)؛ لأنه ما لم يوجد العقد فلا إلزام ولا التزام. ولكن يطلب أدبياً ألا ينقض أحدهما وعده إلا لضرورة أو حاجة شديدة، مراعاة لحرمة البيوت وكرامة الفتاة.

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: محمد عارف عرفان

جامعہ دارالعلوم صدیقیہ

صدیقیہ روڈ جنک اسٹاپ کوئٹہ